واضح ہو جاتا ہے۔ پہلا سفر ستمبر ۱۹۸۰ء میں، دوسرا جنوری ۱۹۸۱ء، اور تیسرا ۱۹۸۳ء میں پیش آیا۔ یہ سفر انھوں نے ریڈیو پاکستان کے نمایندے اور رپورٹر کی حیثیت سے اور سربراہانِ مملکت کے دوروں میں شامل رہ کر کیے۔ پہلی بار ترکی گئے تو چند روز پہلے جنرل ایورن کی سرکردگی میں فوج نے وزیراعظم سلیمان ڈیمرل کو برطرف کر کے حکومت پر انقرہ اور استنبول کے علاوہ قبضہ کرلیا تھا۔ اس دورے میں مصنف نے ترکی کے حالات، فوجی حکومت کے عزائم اور جنرل ایورن کی اعلان کردہ پالیسیوں کی تفصیل لکھ بھیجی۔ انقرہ کے بعد استنبول کی سیر بھی کی۔ دوسری اور تیسری مرتبہ وہ صدر ضیاء الحق کے ساتھ جانے والے صحافیوں میں شامل تھے۔ اس بار قونیہ اور ازمیر جانے کا موقع بھی ملا۔ رپورٹنگ کے بعد مصنف نے ہر مرتبہ بڑے ذوق وشوق سے تاریخی مقامات دیکھے اور بازاروں کی سیر کی۔ تیسری مرتبہ واپسی پر انھیں عمرہ ادا کرنے کی سعادت بھی میسر آئی۔

تین اسفار کی اس مختصر مگر جامع داستان میں زبیری صاحب نے بہت کچھ بتا دیا اور کہہ دیا ہے جو اُن کی حب الوطنی، اخوتِ اسلامی، ملّی دردمندی اور خلوص کا عکاس ہے۔ عراق کی فضاؤں سے گزرتے ہوئے ایران عراق جنگ میں ۱۵ لاکھ جانوں کے ضیاع اور سات سو بلین ڈالر کے نقصان پر اُن کا دل بھر آتا ہے۔ سعودی عرب کی فضاؤں میں اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں کہ مقدس سرزمین پر قدم رکھنے کی سعادت بھی جلد نصیب ہو۔ استنبول میں جگہ جگہ انھیں مصطفیٰ کمال کی مذہب دشمنی یاد آتی ہے۔ وہ اتاترک کے بعض اقدامات پر اپنی ناپسندیدگی ظاہر کرتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: ''خلافت کا خاتمہ اگرچہ مصطفیٰ کمال کے ہاتھوں ہوا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے پیچھے استعماری اور صہیونی عزائم کارفرما تھے اور اس کا مقصد عالمِ اسلام کی مرکزیت کو ختم کرنا تھا جس کی نشانی خلافت تھی'' (ص۴۴)۔ سادہ اسلوب میں یہ رُوداد ایک ہی نشست میں پڑھی جاسکتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

جدید ہتھیار، میر بابر مشتاق۔ ملنے کا پتا: مکتبہ نورِحق، شاہراہِ قائدین، کراچی۔ فون: ۰۳۶۴-۴۸۷۴۰۷۴۔ صفحات: ۲۹۴۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

جدید ہتھیار میر بابر مشتاق کی تازہ کتاب ہے۔ اس میں سب کو اور بطورِ خاص نوجوانوں کو ان خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے جو جدید ٹکنالوجی، یعنی موبائل فون، انٹرنیٹ، فیس بک، یوٹیوب

کے ذریعے ہمارے معاشرے میں زہر گھولتے جارہے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہوئے کہ جدید ٹکنالوجی سے دُور نہیں رہا جاسکتا، اس سازش کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔ مصنف نے بالکل درست کہا کہ ہم پاکستان میں رہتے ہیں مگر مغرب کی ترقی اور چکاچوند کے اثرات ہمارے قلب و ذہن پر تیزی سے مرتب ہورہے ہیں۔ ان اثرات کی کہانیاں روز اخبارات اور دیگر ذرائع سے ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ میر بابر نے بھی بہت سی کہانیاں سنادی ہیں۔ اگر کوئی عبرت پکڑنا چاہے تو یہی بہت ہیں۔

کتاب کو کئی ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ ہماری اعلیٰ اقدار کو دھندلانے کے لیے کیا کیا سازشیں کی جارہی ہیں۔ مصنف نے بتایا ہے کہ صرف امریکا میں کتنے سو ریڈیو اسٹیشن محض عیسائیت کی تبلیغ کے لیے ۲۴ گھنٹے کام کررہے ہیں۔ صرف خطرات سے ہی آگاہ نہیں کیا گیا بلکہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بہتر استعمال اور دیکھ بھال کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ زبان رواں اور سادہ ہے۔ پروف خوانی مزید توجہ چاہتی ہے۔ (ڈاکٹر وقار احمد زبیری)

تفہیم الفرقان، اُردو ترجمہ القرآن الکریم از حافظ عمران ایوب لاہوری۔ ملنے کا پتا: نعمانی کتب خانہ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۴۲۰۶۱۹۹-۰۳۰۰۔ صفحات: ۶۹۶۔ ہدیہ: ۸۰۰ روپے، ۴۰۰ میں دستیاب ہے۔

قرآنِ پاک کا مکمل ترجمہ یقیناً ایک نہایت گراں بار ذمہ داری کا نازک کام ہے۔ حافظ عمران ایوب لاہوری نے اس کی ضرورت سمجھ کر ہی اس جواں عمری میں یہ کام انجام دیا ہے۔ حافظ صلاح الدین یوسف، حافظ حسن مدنی، حافظ محمود اختر اور دیگر پانچ معروف اسکالروں کی راے میں: اس کی زبان سادہ، مفہوم کامل اور اسلوب دل نشین ہے۔ مختصر حواشی بھی ہیں جن کے لیے مستند کتب تفسیر جیسے: تفسیر طبری، ابن کثیر، قرطبی، فتح القدیر، جلالین، ایسر التفاسیر اور تفسیر سعدی وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ایک کالم میں عربی آیات، ہر آیت نئی سطر سے اور سامنے کالم میں اس کا ترجمہ درج ہے۔ خوب صورت معیاری پیش کش ہے۔ (مسلم سجاد)

تعارف کتب

◉ **قرآن مجید ایک تعارف**، ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے-۴/۱۷- ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔ [قرآنِ حکیم کے موضوع پر مصنف کے آٹھ دروس یک جا